تبصرے

عکسِ تمنّا: ازجناب کمال جعفری، تقطیع متوسط، ضخامت ۹۶ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ آفسٹ پر، قیمت مجلد -/15 پتہ: صدر دفتر مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ 110025۔

کمال جعفری اردو زبان کے نوجوان باکمال شاعر ہیں، دیدۂ بینا اور دلِ دردمند دونوں رکھتے ہیں، وہ شاعر ہی کیا جو حالات گرد و پیش سے بے خبر ہو۔ اس زمانہ میں تمام دنیا میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً انسانیت و شرافت اور اخلاق عالیہ و روحانیت کی اعلیٰ اقدار جس طرح پامال اور تباہ و برباد ہیں، جعفری اس صورتِ حال کا احساس اور اس کا کرب اس شدت سے رکھتے ہیں کہ ان کے لیے غم روزگار ہی غم جاناں بن گیا ہے، وہ غزل اور نظم دونوں پر قدرت رکھتے ہیں، لیکن غزل سے طبیعت کو جو انس ہے وہ نظم سے نہیں غزل کی ہیئت کلاسکل اور روایتی ہے مگر آہنگ جدید ہے، کلام صاف ستھرا اور شگفتہ ہے، ابلاغ واظہار کا اسلوب دلکش اور مؤثر ہے، البتہ بعض مصرعوں میں تعقید پیدا ہوگئی ہے اور بعض جگہ ترکیب خلاف فی دوہ ہوگئی ہے، مثلاً:

تعقید: (۱) وہ کہ میری نیم شب کی دیے دعاؤں کا ثمر ص ۸۷، پھر دعاؤں کی مناسبت سے بجائے "ثمر" کے "اثر" بہتر تھا۔

(۲) جاذب وہ دلکش نظر ہیں راہگیروں کے لیے: ص ۸۵۔ اسی نظم میں ناریل کے پیڑوں کی لمبی قطاروں کو پریوں سے تشبیہ دینا بھی مذاق سلیم پر گراں گذرتا ہے۔

(۳) جو بات کہنی تھی وہ کہہ دی برملا تجھکو، ص ۹۴۔ محاورہ کے خلاف۔

(۴) آہ! ایسی خوش خصالی اپنی سالی میں کہاں ص ۹۵، اس میں رکاکت ہے۔ بہرحال ان چند معمولی فروگذاشتوں سے قطع نظر، مجموعۂ کلام دلچسپ، قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔ (س)